سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (قسط:2)

چند ایمانی اوصاف

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

ابو بکر رضی اللہ عنہ قبول اسلام کے بعد تکالیف برداشت کرنا: 3

ابو بکر رضی اللہ عنہ رازدار نبوت: 8

ابو بکر رضی اللہ عنہ میں پانچ نبوی اوصاف: 10

ابو بکر رضی اللہ عنہ میں جنتی اوصاف: 10

ابو بکر رضی اللہ عنہ میں تکبر نہیں: 11

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی اربوں کھربوں رحمتیں نازل ہوں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر کہ جو انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد پوری انسانیت میں سب سے بلند مقام پر فائز ہیں۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ قبول اسلام کے بعد تکالیف برداشت کرنا:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا اجْتَمَعَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا ثَمَانِيَةً وَثَلَاثِينَ رَجُلًا أَلَحَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهُورِ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّا قَلِيلٌ. فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُلِحُّ حَتَّى ظَهَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ الْمُسْلِمُونَ فِي نَوَاحِي الْمَسْجِدِ كُلُّ رَجُلٍ فِي عَشِيرَتِهِ وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فِي النَّاسِ خَطِيبًا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَكَانَ أَوَّلَ خَطِيبٍ دَعَا إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَارَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعَلَى الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبُوا فِي نَوَاحِي الْمَسْجِدِ ضَرْبًا شَدِيدًا وَوُطِئَ أَبُو بَكْرٍ وَضُرِبَ ضَرْبًا شَدِيدًا وَدَنَا مِنْهُ الْفَاسِقُ عُتْبَةُ بن ربيعة فجعل يضربه بنعلين مخصوفتين وَيُحَرِّفُهُمَا لِوَجْهِهِ وَنَزَا عَلَى بَطْنِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى مَا يُعْرَفُ وَجْهُهُ مِنْ أَنْفِه وَجَاءَ بَنُو تَيْمٍ يَتَعَادَوْنَ فَأَجْلَتِ الْمُشْرِكِينَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَحَمَلَتْ بَنُو تَيْمٍ أَبَا بَكْرٍ فِي ثَوْبٍ حَتَّى أَدْخَلُوهُ مَنْزِلَهُ وَلَا يَشُكُّونَ فِي مَوْتِهِ، ثُمَّ رَجَعَتْ بَنُو تَيْمٍ فَدَخَلُوا الْمَسْجِدَ وَقَالُوا: وَاللهِ لَئِنْ مَاتَ أَبُو بَكْرٍ لَنَقْتُلَنَّ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ.

فَرَجَعُوا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَجَعَلَ أَبُو قُحَافَةَ وَبَنُو تَيْمٍ يُكَلِّمُونَ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَجَابَ فَتَكَلَّمَ آخِرَ النَّهَارِ فَقَالَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

فَمَسُّوا مِنْهُ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَعَذَلُوهُ ثُمَّ قَامُوا وَقَالُوا لِأُمِّهِ أُمِّ الْخَيْرِ: انْظُرِي أَنْ تُطْعِمِيهِ شَيْئًا أَوْ تَسْقِيهِ إِيَّاهُ؟.

فَلَمَّا خَلَتْ بِهِ أَلَحَّتْ عَلَيْهِ وَجَعَلَ يَقُولُ: مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: وَاللهِ مالي عَلْمٌ بِصَاحِبِكَ. فَقَالَ: اذْهَبِي إِلَى أُمِّ جَمِيلِ بِنْتِ الْخَطَّابِ فَاسْأَلِيهَا عَنْهُ. فَخَرَجَتْ حَتَّى جَاءَتْ أُمَّ جَمِيلٍ فَقَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ يَسْأَلُكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؟ فَقَالَتْ: مَا أَعْرِفُ أَبَا بَكْرٍ وَلَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَإِنْ كُنْتِ تُحِبِّينَ أَنْ أَذْهَبَ مَعَكِ إِلَى ابْنِكِ. قَالَتْ: نَعَمْ. فَمَضَتْ مَعَهَا حَتَّى وَجَدَتْ أَبَا بَكْرٍ صَرِيعًا دَنِفًا فَدَنَتْ أُمُّ جَمِيلٍ وَأَعْلَنَتْ بِالصِّيَاحِ وَقَالَتْ وَاللهِ إِنَّ قَوْمًا نَالُوا هَذَا مِنْكَ لَأَهْلُ فِسْقٍ وَكُفْرٍ وَإِنِّي لارجو أَن ينْتَقم الله لَك مِنْهُم قَالَ: فَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: هَذِهِ أُمُّكَ تَسْمَعُ. قَالَ: فَلَا شئ عَلَيْكِ مِنْهَا. قَالَتْ: سَالِمٌ صَالِحٌ. قَالَ: أَيْنَ هُوَ؟ قَالَتْ: فِي دَارِ ابْنِ الْأَرْقَمِ. قَالَ: فَإِنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ أَنْ لَا أَذُوقَ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبَ شَرَابًا أَوْ آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَمْهَلَتَا حَتَّى إِذَا هَدَأَتِ الرِّجْلُ وَسَكَنَ النَّاسُ خَرَجَتَا بِهِ يَتَّكِئُ عَلَيْهِمَا حَتَّى أَدْخَلَتَاهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ وَأَكَبَّ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ، وَرَقَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِقَّةً شَدِيدَةً.

السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، ذکر عمرہ علیہ الصلاۃ والسلام وقت بعثتہ

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد 38 ہو گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے اعلان واظہار کے متعلق اصرار کے ساتھ عرض کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر! ابھی ہماری تعداد کم ہے، حضرت ابو بکر بار بار اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آمادہ ہوگئے اور ہر قبیلے کے مسلمان مسجدِ (حرام) کے ارد گرد جمع ہوگئے۔

حضرت ابو بکر اظہار اسلام کے لیے کھڑے ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پہلے خطیب ہیں جنہوں نے لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (پر ایمان لانے) کی طرف بلایا۔ مشرکین (نے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی باتیں سنیں تو) ابو بکر اور دوسرے مسلمان کو مارنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ مسجد حرام میں انہیں بری طرح مارا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو تو اتنا زیادہ مارا کہ انہیں اپنے پیروں تلے روند ڈالا۔

انہی مشرکوں میں ایک عتبہ بن ربیعہ بھی تھا جس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے جوتوں کے ساتھ اتنی بے دردی سے مارنا شروع کیا کہ آپ کی ناک چہرے کے ساتھ چپٹی ہو کر رہ گئی۔ کچھ دیر بعد آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلے بنو تیم والے وہاں پہنچے اور مشرکین کو آپ رضی اللہ عنہ سے دور ہٹایا۔ اور ایک کپڑے میں ڈالا اور اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا۔ (آپ اس قدر زخمی ہو چکے تھے کہ) انہیں آپ کی موت یقینی نظر آنے لگی۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلے والے مسجد حرام میں آئے اور اعلان کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! اگر ابو بکر (انہی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے) مر گئے تو ہم (اس کے بدلے میں) عتبہ بن ربیعہ کو مار ڈالیں گے۔

بہر حال! وہ (بدلے کا اعلان کرنے کے بعد) آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ اور آپ کے قبیلے بنو تیم کے لوگ آپ سے برابر باتیں کرتے لیکن آپ زخموں سے نڈھال ہونے کی وجہ سے جواب نہ دے سکتے تھے یہاں تک کہ شام کے قریب جواب دیا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ؟ اس پر آپ کے قبیلہ والوں کو آپ کو ملامت کی (کہ پہلے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے تمہاری یہ حالت ہوئی ہے اب پھر انہی کا پوچھ رہے ہو؟) اور آپ کو اکیلا چھوڑ کر چل دیے۔

اور آپ کی والدہ ام الخیر بنت صخر سے کہنے لگے: دیکھو! انہیں کچھ کھلا پلا دینا۔ آپ کی والدہ آپ کے پاس آئیں اور کھانے پینے کا اصرار کیا۔ لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ؟ ام الخیر کہنے لگی: بخدا! مجھے آپ کے دوست کی کچھ خبر نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ام جمیل بنت خطاب کے پاس جائیں اور ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت دریافت کر کے آئیں۔ ام الخیر؛ ام جمیل کے پاس آئیں اور کہا: ابو بکر آپ سے محمد بن عبد اللہ کی خیریت کے بارے پوچھ رہا ہے۔ ام جمیل نے رازداری اور خوف کی وجہ سے کہا کہ میں نہ ابو بکر کو جانتی ہوں اور نہ محمد بن عبد اللہ کو۔ ہاں اگر تم چاہو تو میں تمہارے بیٹے کے پاس چل سکتی ہوں۔ ام الخیر نے کہا کہ ضرور تشریف لے چلیں۔ ام جمیل ساتھ آئیں اور آکر آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا: ابو بکر (نڈھال) پڑے ہوئے ہیں اور شدتِ تکلیف سے قریب المرگ ہیں۔ ام جمیل آپ رضی اللہ عنہ کے قریب آئیں (اور بے قابو ہو کر) چیخ اٹھیں اور کہا: اللہ کی قسم! جن لوگوں نے آپ کے ساتھ یہ سلوک

کیا ہے وہ فاسق اور کافر ہیں اور مجھے پورا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے آپ کا انتقام ضرور لیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ان سے فرمایا کہ (ان باتوں کو چھوڑو) مجھے پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ ام جمیل نے (آہستہ سے) کہا: آپ کی والدہ سن رہی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ان کی پرواہ نہ کریں۔ تب ام جمیل نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بحمد اللہ) صحیح سالم ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اب اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ ام جمیل نے کہا کہ دار ارقم میں۔ (ام الخیر اور ام جمیل دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کچھ کھانے پینے کے لیے اصرار کیا تو) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو جاؤں (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر وعافیت سے دیکھ نہ لوں) اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ کچھ پیوں گا۔ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی یہ باتیں سن کر ام الخیر اور ام جمیل کھلانے پلانے سے مایوس سی ہو گئیں) کچھ دیر توقف کیا یہاں تک کہ لوگوں کی آمد ورفت ختم ہو گئی اور یہ دونوں آپ رضی اللہ عنہ کو لے کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کے پہنچیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ جونہی بارگاہ نبوی میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا بوسہ لینے کے لیے آپ پر (شفقت و محبت کی وجہ سے) جھک پڑے، دیگر مسلمان بھی آپ پر (بوسہ لینے کے لیے) جھک پڑے اور آپ رضی اللہ عنہ کی حالت دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر شدید رقت طاری ہو گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان۔

اب مجھے کوئی تکلیف نہیں۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ رازدار نبوت:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:4005

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب (میری بیٹی) حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے شوہر خُنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں زخمی ہوئے اور انہی زخموں کی وجہ سے مدینہ منورہ میں آکر شہادت پائی جس کی وجہ سے میری بیٹی حفصہ بنت عمر

رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں۔ تو میں نے اپنی بیٹی سے رشتے کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح اپنی بیٹی حفصہ سے کر دوں؟ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سوچنے کے لیے کچھ دن کا وقت لے لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ دن بعد دوبارہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے اس بارے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ سوچا ہے کہ ابھی میں نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے اس سلسلے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بات کی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات کو بغور سن تو لیا لیکن کوئی جواب دیے بغیر خاموش ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ طرز عمل میرے لیے عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ باعث تکلیف ہوا۔ میں نے کچھ دن توقف کیا۔ اس کے بعد خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے پیغام نکاح بھیجا اور میں نے اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔

کچھ دن بعد میری ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: عمر! شاید آپ کو میرے طرز عمل سے تکلیف ہوئی ہو گی کہ آپ نے اپنی بیٹی حفصہ سے نکاح کے لیے مجھ سے بات کی تھی اس پر میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: بالکل تکلیف تو ہوئی ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اصل بات یہ تھی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ آپ کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے

بارے میں خود نکاح فرمانے کی بات کی تھی اور میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کروں، اس لیے میں نے آپ کو جواب نہیں دیا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح نہ فرماتے تو میں آپ کی بیٹی سے ضرور نکاح کر لیتا۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ میں پانچ نبوی اوصاف:

قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:3905

ترجمہ: قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ نے کہا اے ابو بکر! آپ جیسے لوگ نہ از خود نکلتے ہیں اور نہ ہی نکالے جانے چاہییں آپ لوگوں کو وہ چیزیں دیتے ہو جو ان کے پاس نہیں ہوتیں۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔لوگوں کے اخراجات وغیرہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور جھگڑوں میں حق والوں کی مدد کرتے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ بالا اوصاف وہی ہیں جو پہلی وحی کے نزول کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کیے تھے۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ میں جنتی اوصاف:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ:

فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

صحیح مسلم، رقم الحدیث:2338

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا: تم میں سے آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں نے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا: تم میں سے آج کس نے نماز جنازہ پڑھی ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں نے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں نے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا: تم میں سے آج کس نے مریض کی تیمارداری کی ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں نے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں یہ خوبیاں جمع ہوں وہ جنت میں داخل ہو گا۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ میں تکبر نہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلَاءَ

صحیح البخاری، رقم الحدیث:3665

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شخص تکبر کی وجہ سے اپنے (چادر / شلوار کے) کپڑے کو لٹکائے ایسے شخص کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اگر میں اپنے تہبند کا خیال نہ رکھوں تو نیچے لٹک جاتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

منگل، 18 جنوری، 2022ء